پاکستان میں جماعت کے مخالفانہ حالات
کلمہ کے لئے قربانی اور قتل مرتد کی حقیقت

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ر دسمبر ۱۹۸۶ء بمقام بیت الفضل لندن)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت کریمہ کی تلاوت کی:

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا (النسآء:۵۷)

اور پھر فرمایا:

پاکستان میں گزشتہ چند سالوں سے پاکستان اور اسلام کے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کی ملی بھگت سے جو سازش رفتہ رفتہ آگے بڑھ رہی ہے اس کے کچھ پہلو عملاً بے نقاب ہو چکے ہیں اور جہاں تک اسلام اور پاکستان کے دشمنوں کی طاقت ہے وہ ان پر عمل درآمد کرنے کی پوری کوشش کرتے چلے جارہے ہیں۔ اب یہ تحریک اور یہ سازش اپنے منطقی نقطہ عروج کی طرف کچھ اور آگے بڑھ رہی ہے۔ اس سازش کے بہت سے پہلو ہیں جن کی تفصیل میں جانے کا یہاں وقت نہیں۔ کچھ امور کے متعلق میں اس سے پہلے ذکر کر چکا ہوں اور کچھ امور ایسے ہیں جن کا خطبات میں ذکر بے محل ہوگا۔ بہر حال جماعت احمدیہ کو جس حد تک بھی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے اور فرماتا چلا جائے گا ہم ہر قیمت پر اپنی طاقت کے آخری قطرے تک، آخری سانس تک اسلام کے دفاع کے لئے مستعد رہیں گے اور ہر

قربانی کے لئے تیار رہیں گے اور ہم میں سے جو پاکستانی ہیں وہ اسلام کے بعد اپنے وطن کی خاطر بھی ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گے۔ اور اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی راہ عمل دکھائی اور سجھائی اس کے ہر پہلو پر عمل کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے انشاء اللہ۔

اس وقت جو میں نے یہ کہا ہے کہ آخری منطقی نقطہ عروج کی طرف آگے بڑھ رہی ہے تو اس سے مراد خاص طور پر اس سازش کا وہ حصہ ہے جو جماعت احمدیہ سے متعلق ہے۔ جماعت احمدیہ کے متعلق تمام دنیا کی اسلام دشمن طاقتیں بخوبی واقف ہیں اور اس بات کا برملا اظہار بھی کر چکی ہیں کہ سب سے زیادہ وفادار، اسلام کا دفاع کرنے والی جماعت، جماعت احمدیہ ہے۔ اور سب سے زیادہ وطن سے محبت رکھنے والی جماعت، جماعت احمدیہ ہے۔

یہاں حال ہی میں جو بعض مذہبی جنونیوں نے فساد کی کوشش کی اس ضمن میں جو ہم نے جوابی کارروائیاں شروع کیں اور لوگوں کو عقل دینے اور سمجھانے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ ایک عیسائی چرچ نے جس کا سب سے زیادہ یہاں اثر ہے کھلم کھلا جماعت کے خلاف ان مولویوں کے حق میں بیانات جاری کئے جو فساد پیدا کرنا چاہتے تھے اور ایسے سرکلر ان کی طرف سے جاری ہوئے جن میں چرچ کو متنبہ کیا گیا کہ ہماری ساری دنیا میں سب سے بڑی دشمن جماعت احمدیہ ہے اور سب سے زیادہ خطرہ ہمارے چرچ کو یا عیسائیت کو جماعت احمدیہ سے ہے۔

تو اس سازش کا مرکزی نقطہ یہ ہے اور ہمیشہ سے رہا ہے کہ پاکستان میں جس حد تک ممکن ہو سکے جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کیا جائے کیونکہ سب سے زیادہ دنیا میں مضبوط اور فعال جماعت پاکستان میں پائی جاتی ہے۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے یعنی ان معنوں میں کہ یہاں مسلمانوں کی بھاری اکثریت ہے اور اس پہلو سے پاکستان میں جماعت احمدیہ کو کام کرنے کے لئے ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا ہو چکا ہے کہ جس کے نتیجہ میں ساری دنیا جماعت احمدیہ کو اسلام کا نمائندہ سمجھنے کا حق رکھتی ہے اور رجحان رکھتی ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان اسلامی مملکتوں میں سے ایک عظیم ترین مملکت ہے۔ وہاں ایک گہری بنیاد رکھنے والی اور دن بدن بڑھنے والی جماعت جب اسلام کا پیغام لے کر دنیا میں نکلتی ہے تو لازماً یہی اسلام کا نمائندہ ہوگی۔ یہ تجزیہ کرنے کے بعد انہوں نے دوسرا عقلی تجزیہ یہ کیا کہ اگر پاکستان ہی سے احمدیت کی بنیادیں اس طرح اکھیڑی جائیں کہ اول حکومت پاکستان یہ اعلان

کرے کہ جماعت احمدیہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔تو جماعت احمدیہ کو جو فوقیت حاصل تھی اور جو ایک برتری حاصل ہوگئی تھی ساری دنیا پر، وہ بالکل برعکس شکل اختیار کر جائے گی اور اسلام دشمن طاقتیں دنیا میں یہ پراپیگنڈا کر سکیں گی کہ پاکستان دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت یا سب سے طاقتور اسلامی مملکت ہے اور اس مملکت میں جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے۔اس لئے اس جماعت کا اسلام کی نمائندگی کا کوئی حق ہی نہیں ہے۔اس طرح آئے دن جو جماعت احمدیہ کے غیر اسلامی طاقتوں پہ حملے ہیں ان میں غیر معمولی کمزوری واقع ہو جائے گی۔ دوسرے ان کی بقا پر حملہ کیا جائے اور عملاً جماعت احمدیہ کے قتل و غارت کی تعلیم دی جائے اور اسلام کے نام پر یہ تعلیم دی جائے اور بالآخر بڑھاتے بڑھاتے نفرتوں کو ایسے مقام تک پہنچا دیا جائے کہ پاکستان میں ہر احمدی کی جان، مال،عزت خطرے میں مبتلا ہو جائے۔اور جس طرح ایک طوفان میں کشتی ڈولتی ہے اسی طرح یہ جماعت اپنی بقا کی جدو جہد میں مصروف ہو جائے اسے غیر مذاہب پر اسلام کی نمائندگی میں حملے کرنے کی ہوش ہی نہ رہے اور جب یہ حالات پیدا ہو جائیں اور اشتعال بڑھتے بڑھتے ایک خاص حد تک پہنچ جائے اس وقت جماعت احمدیہ کے قتل عام کا ایک حکم جاری کیا جائے۔ یہ وہ آخری منطقی نقطہ عروج ہے جس کا میں نے اشارةً ذکر کیا تھا۔اس حصے تک پہنچنے سے پہلے ضروری تھا کہ عوام کی نظر میں جماعت احمدیہ کو اسلام سے کھلم کھلا کاٹنے کی جتنی کوششیں ہو سکتی ہے وہ کر لی جائیں تا کہ جب قتل عام کا حکم جاری ہو تو اس سے پہلے سارے پاکستان کے عوام اور دنیا کے عوام کم سے کم اس بات کے قائل ہو چکے ہوں کہ یہ مرتد ہیں نہ صرف یہ کہ غیر مسلم بلکہ مرتد ہیں اور دوسری بات یہ ثابت ہو چکی ہو کہ مرتد کی سزا قتل ہے۔

یہ وہ رخ ہے جو آغاز ہی سے ان دشمنوں نے سامنے رکھا پہلے حصہ پر عمل کیا لیکن ناکام رہے۔اس طرح ناکام رہے کہ ساری دنیا میں احمدیت کی اسلام کی خاطر جنگ پہلے سے کئی گناہ زیادہ شدت اختیار کر چکی ہے۔کوئی نسبت ہی نہیں رہی۔ جب سے انہوں نے شرارت شروع کی ہے اس وقت سے لے کر اب تک اس تیزی کے ساتھ احمدیت اسلام کے لئے جہاد میں مصروف ہوگئی ہے اور یہ جہاد اتنی وسعت اختیار کرتا چلا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جہاد کو ایسی حیرت انگیز کامیابیاں نصیب ہو رہی ہیں کہ ہر گزرے ہوئے دن پر جب نگاہ ڈالتے ہیں تو نچلی سیڑھی کی طرح نیچے دکھائی دیتا ہے اور ترقی کی لامتناہی منازل ہیں جو باہیں کھولے جماعت احمدیہ کو مزید تیزی کے

ساتھ اپنی طرف بلا رہی ہیں۔ ایک منزل ترقی کی طے کرتے ہیں تو دوسری منزل سامنے کھڑی ہو جاتی ہے دوسری طے کرتے ہیں تو تیسری کھڑی ہو جاتی ہے۔ ہمالہ کی قدم بقدم چوٹیاں تو پھر ختم ہو جاتی ہیں لیکن اسلام کی ترقی کی طرف جو چوٹیاں ہمیں دعوتیں دے رہی ہیں اور دن بدن ہماری امنگیں بڑھا رہی ہیں وہ چوٹیاں لامتناہی ہیں، کبھی نہ ختم ہونے والی ہیں۔ اس لئے اس کوشش میں دنیا پاکستان کے اسلام دشمنوں سمیت ساری دنیا کے اسلام دشمن مل کر بھی کلیۃً ناکام اور نامراد ہو چکے ہیں اور برعکس نتیجہ نکلا ہے۔ اس بات کی تشہیر کی کوشش کی گئی ہے۔ یہاں عیسائیوں نے یہ باتیں کی ہیں کہ جماعت احمدیہ ہم سے کیا مقابلہ کرتی ہے وہ تو مسلمانوں کی جماعت ہی نہیں۔ ناروے میں پادریوں کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا کہ آئندہ سے ہماری ان سے کوئی بحث ہی نہیں رہی اب یہ پہلے مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ لائیں جب یہ مسلمان ہونا ثابت کریں گے تو پھر ان سے گفتگو کریں گے لیکن دنیا عقل و فہم کے ایک ایسے مقام تک پہنچ چکی ہے کہ ان سارے لغو اعتراضات کو خود عیسائی دنیا نے جو عوام الناس ہیں نے رد کر دیا ہے اور دن بدن ان کے اندر یہ احساس بڑھتا چلا جا رہا ہے کہ حقیقت میں اسلام کی حقیقی اور سچی نمائندہ اور اسلام کی طرف سے بات کرنے کا حق رکھنے والی جماعت، جماعت احمدیہ ہی ہے۔

اس لئے یہ کوشش تو بہر حال بہت ہی ذلیل اور کمینی کوشش تھی اور بہت ہی بھیانک کوشش تھی، بہت ہی خطرناک مضمرات رکھنے والی کوشش تھی مگر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے احسان کے ساتھ جماعت احمدیہ نے اس کو بالکل نامراد کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ ابھی حال ہی میں پاکستان کے ایک ملاں جو احمدیت کی مخالفت میں سب سے زیادہ منہ پھٹ ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ نے پاکستان ہی میں بہت ہی ہر طرف سے ذلیل و رسوا بھی کیا لیکن پھر بھی وہ باز نہیں آتے اور ابھی ان کی آنکھیں نہیں کھلیں۔ حال میں ہی وہ باہر کے ملکوں کا دورہ کر کے گئے ہیں۔ زبان وہی گندی ہے جو پہلے استعمال کیا کرتے تھے اور وہی اشتعال انگیزی جو وہ پہلے کیا کرتے تھے۔ لیکن کچھ نئے انکشاف بھی ان کو کرنے پڑے انہوں نے جا کر یہ بتایا کہ آپ لوگ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ پچھلے چند سالوں میں جماعت احمدیہ کس تیزی کے ساتھ ترقی کے ہر میدان میں آگے بڑھ چکی ہے۔ حیرت انگیز ہے ان کی ترقی آنکھیں چندھیا دینے والی۔ یہ اقرار خدا تعالیٰ نے ان سے کروا کے چھوڑا اور اس کی سب سے زیادہ ذلت اور نامرادی اس اقرار میں ہے دراصل۔ اس مولوی کی طرح باقی لوگوں نے بھی گالیاں

دے دیں یا اسمبلی نے ان کو غیر مسلم کہہ دیا یا ان کے نکاح حرام کر دیئے، تو یہ معمولی باتیں ہیں جماعت احمدیہ کو اس میں کوئی دلچسپی نہیں۔ بہت ہی گھٹیا اور کمینی باتیں ہیں لیکن ایک احمدیت کے دشمن مولوی کا اپنی زبان سے یہ اقرار کر لینا کہ گزشتہ چند سالوں میں ہماری ساری کوششوں کے باوجود یہ جماعت اس تیزی کے ساتھ ترقی میں آگے بڑھی ہے اور ہر میدان میں آگے بڑھی ہے۔ انہوں نے مختلف میدانوں کا ذکر کیا تفصیل سے کہ حیرت ہوتی ہے کہ یہ جماعت کس تیزی کے ساتھ آگے قدم بڑھاتی چلی جارہی ہے۔ یہ اقرار ہے جو اصل ذلت ہے اور اصل رسوائی ہے خدا کے نزدیک۔ دشمن ساری کوششوں کے باوجود خود اپنی ناکامی کا اقرار کرنے پر مجبور ہو گیا۔

جو دوسری کوشش ہے اس کے لئے سب سے پہلا قدم ان کا یہ تھا کہ جماعت احمدیہ کو ظلم اور تعدی کے ساتھ اور جبراً کلمہ طیبہ **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** سے توڑنے کی کوشش کی جائے اور اس ضمن میں علماء اور حکومت کے درمیان جو ملی بھگت ہوئی وہ یہ تھی کہ حکومت سارے قانونی ذرائع اختیار کرے اور حکومت کی طرف سے جو بھی سختیاں کی جاسکتی ہیں وہ جماعت احمدیہ پر روا رکھی جائیں۔ سینکڑوں کو جیلوں میں پھینکا جائے۔ پولیس کو کہا جائے ان کو زدوکوب کرے اور ہر طرح کی تنگیاں اور تکلیفیں پہنچائی جائیں اور مولوی اپنے چیلے چانٹے لے کر اس حالت میں کہ احمدی کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں ان کو ماریں، کوٹیں اور انہیں ذلیل و رسوا کرنے کی کوشش کریں۔ یہ وہ دو دباؤ تھے ،عوام کا دباؤ تو وہ پیدا نہیں کر سکے لیکن چند مولوی اپنے چند چیلے چانٹوں کے ساتھ احمدیوں پر ایسی حالت میں کہ وہ کوئی دفاعی کارروائی نہیں کر سکتے تھے ہر قسم کے ظلم و تشدد روا رکھتے رہے اور حکومت نے بھی نہ صرف یہ کہ کھلم کھلا بار بار اس بات کا اعلان کیا کہ حکومت احمدیوں کے خلاف اس تحریک کی مددگار اور معاون ہے بلکہ باقاعدہ رسمی طور پر گورنروں کو اور دوسرے عہدے داران کو بار بار حکومت کی طرف سے سنجیدہ ہدایتیں بھی دی جاتی رہیں۔ پہلی قسم کے اعلانات کو بعض لوگ سنجیدگی سے نہیں لیتے تھے، وہ سمجھتے ہیں کہ حکومت کی سیاسی کارروائیاں ہیں وہ لوگوں کو خوش کرنے کے لئے ،مولویوں کو خوش کرنے کے لئے ایسی باتیں کر دیتی ہے حکومتیں اس طرح کرتی رہتی ہیں۔ اس لئے جو سول سروس ہے یا پولیس وغیرہ کے عہدیداران ہیں وہ عموماً ایسی باتوں کو نظر انداز کر دیا کرتے ہیں لیکن جو حکم رسماً باقاعدہ سیاہ و سفید میں جاری ہو اور گورنروں کی طرف سے نزول کرتا ہو چھوٹے عہدیداران تک پہنچے

اس کی غیر معمولی اہمیت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ نہیں بلکہ بار بار ایسے احکامات جاری کئے گئے اور بار بار بھول جانے والے گورنروں کو یاد دہانیاں کروائی گئیں کہ اور اس ظلم کو تیز کرو اور اس ظلم کو تیز کرو ،ابھی یہ ظلم پوری شدت اختیار نہیں کرسکا ہے اور ذلیل کرو۔

لیکن جو کوششیں حکومت کر سکتی تھی اور کر رہی ہے اور جو ظلم و تعدی بعض مولویوں اور ان کے چیلے چانٹوں کی طرف سے روا رکھی جاسکتی تھی وہ سب رکھی گئی۔ کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی لیکن کلیۃً نا کام و نامراد ہو گئے اس بات میں کہ جماعت احمدیہ کے دل سے تو در کنار سینوں سے ہی کلمہ طیبہ نوچ کے پھینک سکیں۔ جیلوں میں ڈالا گیا۔ جب کلمہ کے بیج ان سے چھین لئے گئے تو جو بھی لکھنے کا ذریعہ ان کے پاس میسر تھا انہوں نے اپنی قمیضوں پر کلمے لکھ لئے۔ جب قمیض پھاڑ کر پھینک دی گئی تو اپنی چھاتی پر کلمے لکھ لئے اور کھلم کھلا اعلان کیا تم چھیدتے چلے جاؤ اور نوچتے چلے جاؤ گوشت مگر جو حصہ بھی ننگا ہو گا ہم کلمہ طیبہ جس حد تک خدا ہمیں توفیق دے گا لکھتے چلے جائیں گے اور سارے پاکستان میں ایسی دلیری کے ساتھ ایسی مجاہدانہ شان کے ساتھ جماعت احمدیہ کلمہ طیبہ، کلمہ شہادۃ سے لپٹی رہی اور چمٹی رہی کہ دشمن بالآخر اس بات پر مجبور ہو گیا اور یہ ماننا پڑا کہ ہم اس تحریک میں نامراد ہو گئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کو کلمہ طیبہ سے الگ نہیں کر سکے اور الگ نہیں کر سکے تو مرتد کی سزا قتل کا بہانہ کیسے بنائیں گے۔ یہ اگلا سوال تھا۔ اب انہوں نے دوسری لائن اختیار کی اپنے دفاع کی اور معلوم ہوتا ہے کہ یہی ان کی شکست کا اعلان ہے۔

چنانچہ 20 نومبر کو گزشتہ ماہ پاکستان کی ٹیلیویژن پر ایک ملاں مجیب الرحمٰن نامی نے تقریر کی اور اس تقریر کا لب لباب یہ تھا کہ ٹھیک ہے کلمہ کے انکار سے انسان مرتد ہوتا ہے لیکن اصل بات یہ نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ کلمہ طیبہ کے کچھ اور بھی اثرات ہیں جن میں سے کسی ایک پہلو کو بھی نظر انداز کر دیا جائے تو اس سے بھی مرتد ہو جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ کی جو صفات بیان ہوئی ہیں ان میں سے کسی ایک صفت کا انکار بھی کر دے تو کلمے کا بھی انکار ہے پس جو شخص بھی ختم نبوت کا منکر ہو جائے وہ مرتد ہے اور جو اجرائے نبوت کا قائل ہو جائے وہ مرتد ہے۔ یہ دلیل انہوں نے قائم کرنے کی کوشش کی۔ اب سوال یہ ہے کہ اس میں کتنی اور تنقیحات ہیں جن کے ساتھ ان کی کہانی مکمل ہونی تھی۔ پہلی بات یہ کہ جماعت احمدیہ مرتد ہے۔ یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ جماعت

احمدیہ کلمہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی دل سے قائل ہے۔ اگر یہ بات ان کے نزدیک بھی ثابت نہ ہوتی تو وہ اسی بات سے شروع کرتے اور اسی پر ختم کر دیتے کہ یہ کلمہ جماعت احمدیہ کا کلمہ ہی نہیں ہے۔ حکومت کا پروردہ ملاں اور ریڈیو اور ٹیلیویژن پر کھلم کھلا یہ اعلان کرنے پر مجبور ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ کو ہم کلمہ سے الگ نہیں کر سکے اور واقعہ یہ ہے کہ اس وقت پاکستان میں جماعت احمدیہ کا نام ہی کلمہ والے پڑ گیا ہے۔

چنانچہ مجھے مختلف جیلوں سے بعض احمدیوں کے جو خط آتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ہماری تو پہچان ہی کلمے والے بن گئی ہے جب کسی افسر نے بلانا ہو یا کسی عدالت میں آواز پڑے تو کہتے ہیں کہ کلمے والوں کو بلاؤ اور کلمے والے صرف ہم ہی ہیں۔ کوئی دوسرا سامنے آتا ہی نہیں کیونکہ کلمے والا بننے سے مار پڑتی ہے۔ مصیبت میں انسان مبتلا ہو جاتا ہے۔ جیلوں کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ کلمے والے تو تب بنیں جب کلمہ کے نتیجہ میں حلوہ ملے، کھیر ملے کھانے کی چیزیں اچھی ملیں، ہار پہنائے جائیں اچھے کپڑے ملیں پھر تو آدمی شوق سے کلمے والا بنے لیکن جہاں کلمہ کے نتیجہ میں مار پڑے، سزا ملے آنکھوں میں مرچیں ڈالی جائیں، بال نوچے جائیں، گلیوں میں گھسیٹا جائے، ہر قسم کے انسانی حقوق سے محروم کیا جائے وہاں کلمے والا بننے کے لئے دل گردہ چاہئے اور وہ صرف مومن کا دل گردہ ہے۔ یہ جماعت احمدیہ کو ہی نصیب ہے۔ اس لئے جب یہ بات ملک میں عام ہوگئی کہ کلمے والے ہیں ہی احمدی۔ تو ٹیلیویژن پر آ کر کوئی ملاں یہ پوزیشن لے ہی نہیں سکتا تھا کہ احمدی کلمہ چونکہ نہیں پڑھتے اور کلمہ سے تعلق نہیں رکھتے اس لئے یہ مرتد ہیں۔ دوسری لائن پر آ گئے ہیں اس جہاد میں جو جماعت احمدیہ اسلام کے لئے جہاد کر رہی ہے اس میں دشمن کے قدم پیچھے ہٹے ہیں۔ یہ بڑی کھلی کھلی بات ہے اور وہ اب بہانہ تلاش کرنے کے لئے دوسری لائن پر آ گیا ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی دوسرے قدم میں کہ جماعت احمدیہ نعوذ باللہ من ذلک ختم نبوت کی قائل نہیں۔ اب یہ جو منطق نکالی گئی ہے وہ مرتد ہوتا ہے جو ختم نبوت کا قائل نہ ہو اور اسی کے اوپر اسلام میں جہاد فرض ہوا تھا اس کی تفصیل تو انہوں نے جس طرح بیان کی اس کا ذکر تو آگے چل کر کروں گا لیکن یہ دوسری تنقیح بھی بالکل غلط بے معنی اور لغو ہے۔

جماعت احمدیہ سے زیادہ ختم نبوت کا دنیا میں کوئی بھی قائل نہیں۔ ہر معنی میں ہر تفسیر

میں جماعت احمد یہ ختم نبوت کی قائل ہے اور جس عرفان کے ساتھ اور جس گہری معرفت کے ساتھ جماعت احمدیہ ختم نبوت کی قائل ہے دنیا کی ساری جماعتیں مل کر بھی اتنی قائل نہیں اور اس ضمن میں مختلف خطبات میں بھی روشنی ڈال چکا ہوں، جلسہ سالانہ کی تقریر میں بھی، سوال و جواب کی محافل میں بھی اس کے سارے پہلو جس حد تک بھی ممکن تھے ان کو خوب کھول کھول کر میں جماعت کے سامنے بھی اور غیر احمدی سوال کرنے والوں کے سامنے بھی پیش کر چکا ہوں بار بار۔ اس لئے اس وقت اس بحث کو تو یہاں کھولنے کی گنجائش نہیں۔ دوسرے یہ بحث تو سارا دن گفتگو کے بعد بھی ختم نہیں ہو سکتی ہے لیکن ایک بات قطعی ہے کہ ہر احمدی کامل یقین کے ساتھ ہر مخالف کو یہ چیلنج کر سکتا ہے کہ بحث کا عنوان یہ نہ رکھو کہ ہم قائل ہیں یا نہیں، بحث کا عنوان یہ ہوگا کہ ''ہم تم سے زیادہ قائل ہیں'' اور یہ ثابت کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ انصاف اور تقویٰ سے کسی غیر جانبدار پینل کو مقرر کر لو اور جب یہ غیر جانبدار پینل مقرر ہوتے ہیں تو دلائل سن کر فیصلہ ہمارے حق میں ہی دیتے ہیں۔

ابھی کراچی میں ایک ہمارے بڑے مخلص نو جوان جن کو تبلیغ کا جنون ہے اور جنون سے مراد یہ ہے کہ ولولہ کے لحاظ سے جنون، ویسے بڑی حکمت کے ساتھ کرتے ہیں۔ انہوں نے بعض اپنے محکمہ کے دوسرے مولوی نما لوگوں سے جب بحث اٹھائی اس معاملہ پر تو انہوں نے آخر مجبور کیا کہ پہلے ثالث مقرر کر وا اور وہ فیصلہ کرے پھر اس کے فیصلہ کو تسلیم کرو تو پھر ہم بحث کریں گے۔ اب ایک بظاہر یہ Tactical یعنی فن جہاد میں ایک غلط قدم اٹھانے والی بات تھی کہ ایک ایسے ثالث کو تسلیم کیا انہوں نے جو احمدی ہی نہیں اور غیر مسلم بھی نہیں تھا۔ وہ مسلمان تھا جو احمدیوں کے مقابل پر آیت خاتم النبیین کی وہ تشریح کرنے والے ہیں جو غیر احمدی علماء کرتے ہیں۔ اس کی بڑی جرأت کہہ لیں یا سادگی کہہ لیں کہ اس نے ان صاحب کو ثالث بنالیا اور مجھے دعا کے لئے خط لکھنے شروع کر دیئے۔ میں نے ان سے کہا کہ پہلے پوچھ تو لیا ہوتا۔ یہ اصولاً غلط بات ہے کہ ایک ایسے شخص کو ثالث بنالینا جو دوسرے کا ہم عقیدہ ہے اور تمہارے مخالف۔ لیکن بہر حال اگر تم نے کر لیا ہے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمائے گا۔ وہ بھی دعا کرتا رہا کوشش کرتا رہا اور میں بھی دعا کرتا رہا۔ ابھی کل ہی اس کا خط ملا ہے کہ ثالث نے نہ صرف ہمارے حق میں فیصلہ دیا بلکہ مجھے کہا ہے کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ دلائل اس قوت کے ساتھ جماعت احمدیہ کے ساتھ ہیں کہ جس میں تقویٰ کی رگ ہوگی وہ اگر ثالث بنے تو لازماً

ہر دنیا کا ثالث جس میں تقویٰ کی کوئی بھی رگ ہو تو وہ جماعت احمدیہ کے حق میں فیصلہ دینے کے لئے مجبور ہوتا ہے۔ اتنے مخالفانہ ماحول میں جہاں مرتد کی سزا قتل کی باتیں ہو رہی ہوں وہاں ایک معزز مسلمان جو دوسرے فریق کا ہم خیال اور ہم عقیدہ ہو اور ایسے ماحول میں جہاں مخالفت کے طوفان برپا ہوں ہر ایک کے بعد دوسرا اٹھتا ہو وہاں اس جرأت سے اعلان کر دینا کہ احمدی سچے ہیں اور تم غلط کہہ کر رہے ہو بڑی بات ہے۔

ہم تو اس معاملہ میں بالکل بے خوف ہیں بلکہ خوف ہی نہیں کامل یقین کی بنیادوں پر قائم ہیں غیر متزلزل بنیادوں پر قائم ہیں، تمام قرآن ہمارے ساتھ ہے، تمام سنت ہمارے ساتھ، ہے تمام عقلی شواہد ہمارے ساتھ ہیں کہ آیت خاتم النبیین پر جس معرفت کے ساتھ، جس گہرائی کے ساتھ جماعت احمدیہ ایمان رکھتی ہے ویسا دنیا کی کوئی اور جماعت ایمان نہیں رکھتی۔ مگر بہرحال اس میں تو ان کے منہ کی بات ہی کافی ہے۔ صرف لوگوں کو یہ کہہ دینا کہ جماعت احمدیہ ختم نبوت کی قائل نہیں یہ اعلان ہی کافی تھا پھر اس سے آگے دلیل کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ چونکہ حکومت کا ملاں یہ کہہ رہا ہے کہ یہ قائل نہیں اس لئے دنیا اسے صحیح مان لے گی۔ پہلے بھی پراپیگنڈا بہت ہو چکا ہے اور ہمیں جوابی کارروائی کی اجازت ہی نہیں دی جاتی۔

تیسرا پہلو یہ تھا کہ اب اگر ختم نبوت کی قائل نہیں ہے تو پھر ان کے خلاف جہاد کس طرح فرض ہوتا ہے اور حکومت کو کیا کرنا چاہئے۔ اس کے لئے بھی انہوں نے یہ دلیل قائم کی کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں اگرچہ آنحضور ﷺ کی زندگی نے وفا نہیں کی اس لئے آپؐ جھوٹے دعویداران نبوت کے خلاف خود جہاد نہیں کر سکے۔ بات یہاں سے شروع ہوئی۔ پہلا قدم ہی وہ قدم اٹھایا جس نے ان کی بات جھوٹی کر دی۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب نے کئی سال آپؐ کی زندگی میں دعویٰ کئے رکھا اور اسود عنسی نے آپؐ کی زندگی میں دعویٰ کیا اور آنحضرت ﷺ نے کوئی فوج کشی ان کے خلاف نہیں کی۔

مولوی صاحب فرمانے لگے ٹیلیویژن پر کہ رسول اکرم ﷺ آخری وقت میں یہ ہدایتیں تو دے گئے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دوسرے بزرگ صحابہ کو ان کا قتل و غارت کرو لیکن آپؐ کی زندگی نے وفا نہیں کی اس لئے آپ خود نہیں کر سکے۔ حالانکہ مورخین یہ لکھتے ہیں کہ

آنحضرت ﷺ نے جو آخری لشکر تیار کروایا خود جس کا سردار اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا۔ اگر کسی لشکر کشی کا مقصد یہ تھا کہ خاتمیت نبوت کے منکرین یا نبوت کے جھوٹے دعویداران کے خلاف جہاد کیا جائے اور ان کا قتل کیا جائے تو یہ ہدایت تو اسامہ بن زید کو ملنی چاہئے تھی۔ یہ مولوی اتنے جھوٹے ہیں کہ جانتے ہیں کہ اشارۃً یا کنایۃً بھی اسامہ بن زید کو یہ ہدایت نہیں ملی بلکہ فوج کے کسی سپاہی کو نہیں ملی اور وہ لشکر کشی اندرونی عرب کے لئے تھی نہیں۔ وہ ایک ایسی مہم کے ساتھ تعلق رکھنے والی لشکر کشی تھی جس کا آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد بجھوانا عالم اسلام کے لئے خطرناک ہوسکتا تھا مگر آخری وقت تک آنحضرت ﷺ نے اس لشکر کو اپنے اس مقصد سے نہیں ہٹایا جس کے لئے وہ قائم کیا گیا تھا۔ جس کا کوئی دور کا تعلق کسی جھوٹے مدعیان نبوت سے نہیں تھا یا ارتداد سے اس کا کوئی بھی دور کا تعلق نہیں تھا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے زمانہ میں جو لشکر کشی کی گئی وہ آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد رونما ہونے والے واقعات کے نتیجہ میں تھی اس لئے اتنا بڑا جھوٹ، اتنا بڑا افترا آنحضرت ﷺ پر کہ آنکھیں بند کرنے سے پہلے آپ ؐ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو جو ہدایتیں دی تھیں ان کے نتیجہ میں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے وہ جہاد شروع کیا جو مرتدین کے خلاف تھا، مرتدین نہیں منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد۔ اجرائے نبوت کا عقیدہ رکھنے والوں کے خلاف جہاد تھا حضرت ابو بکرؓ کا ان کے نزدیک اور حیرت کی بات یہ ہے کہ اس بات کا نہ حضرت علیؓ کو پتہ چلا، نہ حضرت عمرؓ کو پتہ چلا اور نہ خود حضرت ابو بکر صدیقؓ کو پتہ چلا کہ میں کس لئے جہاد کر رہا ہوں کیونکہ تمام تاریخیں مسلمہ طور پر گواہ ہیں اور اس بات میں ایک بھی اختلاف نہیں کہ جب بعض کبار صحابہ نے مختلف وجوہات سے حضرت ابو بکر صدیق کو منکرین زکوٰۃ کے خلاف تلوار اٹھانے سے منع کیا منکرین ختم نبوت کا اشارۃً کہیں ذکر نہیں ملتا ہے۔ قائلین اجرائے نبوت کا کوئی خیال، وہمہ بھی ساری گفتگو میں موجود نہیں تھا جب بعض کبار صحابہ نے جن میں ایسے بھی تھے جو بعد میں خلفاء بنے انہوں نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو مشورہ دیا کہ ایسا نہ کریں۔ اس کی وجوہات یہ تھیں کہ اسلام میں جبر نہیں ہے۔ یہ کہا حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ نے بھی کہ اسلام میں چونکہ جبر نہیں ہے اگر وہ منکر ہو رہے ہیں تو آپ جبراً کیوں اسلام میں ان کو داخل کرتے ہیں۔ اس کا جواب حضرت ابو بکر صدیقؓ نے یہ نہیں دیا کہ چونکہ وہ ختم نبوت کے منکر ہیں اور چونکہ آنحضرت ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میرے بعد فوراً یہ کام ہو گا تم یہ جہاد شروع کر دینا ہے اس

لئے میں مجبور ہوں بلکہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا جواب یہ تھا کہ یہ زکوۃ دے رہے تھے آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں یہ ریاست کا حق ہے اور آنحضرت ﷺ کی نصیحت یہ تھی کہ جو شخص کسی کا حق چھینے اس سے جبراً حق چھیننا جہاد ہے، واپس لینا جہاد ہے۔ اس لئے اسلامی ریاست میں جو لوگ زکوۃ دے رہے تھے اگر وہ ایک کھجور کی گٹھلی کے برابر بھی اس کی لکیر کے برابر بھی زکوۃ روکیں گے تو میں ان سے لڑائی کروں گا۔ کہاں ہے وہ اجرائے نبوت کا ذکر، کہاں ہے ختم نبوت کا ذکر؟۔ اس کا کوئی دور کا تعلق بھی اس جدو جہد کا جو عظیم جدو جہد تھی اجرائے نبوت کے تصور سے ہے ہی نہیں۔ کہیں اشارۃً بھی اس کا ذکر نہیں۔ وہ باغی جنہوں نے زکوۃ روکی ان میں مسیلمہ کذاب بھی تھا اور ایک شاعرہ عورت سجاح بھی شامل تھی جس کے ساتھ اس سے پہلے مسیلمہ نے شادی کر لی تھی اور ایک دو اور لوگ بھی تھے۔

اس موقع پر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت خالدؓ بن ولید کو اس ساری مہم کا سردار بنایا اور سردار بنا کر کچھ نصیحتیں فرمائیں۔ فرمایا کہ تم نے جنگ کرتے چلے جانا اس وقت تک جب تک یہ پانچ باتیں نافذ نہ ہو جائیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اس وقت حضرت ابو بکر صدیق نے پانچ بنیادی باتیں اسلام کی بیان فرمائیں فرمایا کہ کوئی شخص بھی **لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ** کا اقرار کرے، کوئی شخص پانچ وقت نماز کا قائل ہو، رمضان کے روزے رکھے، حج بیت اللہ کرے اور زکوۃ کی ادائیگی کرے تو پھر جنگ ختم ہو جائے گی لیکن کہیں بھی نہ اجرائے نبوت کے انکار کا ذکر۔ نہ جھوٹے مدعیان نبوت کا ذکر اشارۃً بھی کسی ہدایت میں نہیں ملتا۔ یہ بحث الگ ہے کہ آپ نے یہ پانچ باتیں کیوں بیان فرمائیں میں اس وقت یہ گفتگو نہیں کر رہا۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں یہ سراسر افتراء ہے جو رسول حضرت پاک ﷺ پر باندھا گیا کہ آپؐ نے آخری یہ ہدایت فرمائی اور حضرت ابو بکر صدیقؓ پر باندھا گیا کہ آپ نے یہ ساری لڑائی اجرائے نبوت کا عقیدہ رکھنے والوں کے خلاف کی تھی۔ پھر تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ سارے قبائل ان جھوٹے مدعیان نبوت کے قائل ہی نہیں تھے۔ بھاری اکثریت قبائل کی وہ تھی جو صرف زکوۃ کے منکر ہوئے تھے۔

بعض دوسری روایات میں ان پانچ باتوں کا ذکر نہیں ملتا بلکہ جیسا کہ حضرت عمرؓ کی روایت ہے اور اس میں حضرت ابو بکر صدیقؓ صاف فرماتے ہیں اور یہ وہی تاریخ جو دونوں حوالے دے رہی

ہے۔ایک ہے تاریخ الخلفاء حضرت امام جلال الدین سیوطی کی جس کے اردو ترجمہ کے ۹۰۔۹۱ صفحہ پر یہ روایت جس میں لا اله الا الله محمد رسول الله اور دیگر چار اسلام کے ارکان کا ذکر ہے کہ جو یہ کہے گا اس کے خلاف تمہیں کوئی جنگ کا حق نہیں ہے۔ وہیں تلوار چھوڑ دو، تلوار گرا دو اور دوسری روایت بھی تاریخ الخلفاء کی ہے اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت بیان ہے جو گفتگو اور بحث ان کی حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ہوئی اس میں حضرت ابوبکرؓ نے سوائے زکوٰۃ کے کسی اور چیز کا ذکر نہیں کیا اور بہت ہی ایک معقول استدلال پیش کیا کہ زکوٰۃ صرف ایک دینی مسئلہ نہیں ہے۔ زکوۃ ریاست کا حق ہے اور یہ سارے وہ لوگ ہیں جو اسلامی ریاست کو تسلیم کر چکے تھے اور زکوٰۃ دے رہے تھے۔ اس لئے آپ کا اصرار یہ تھا کہ جس نے آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں زکوٰۃ دی ہے اور وہ اسلامی ریاست کی بالا دستی کو تسلیم کر چکا ہے۔ اب وہ اس سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا ہے۔ اس لئے اصل زور اسی بات پر ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ساری لڑائی منکرین زکوٰۃ سے تھی چنانچہ اسی لئے تاریخ پر تاریخ اٹھا کر دیکھیں وہاں اس مہم کا نام ہی منکرین زکوٰۃ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی لڑائی رکھا گیا ہے اور ان مخالفین کا نام ہی منکرین زکوٰۃ رکھا گیا ہے اور وہ سارے کے سارے نہ آنحضرت ﷺ کے علاوہ کسی کی نبوت کے قائل تھے اور جو قائل تھے ان میں سے کسی پر بھی یہ شرط نہیں لگائی گئی کہ جب تک کوئی کسی جھوٹے نبی کا کا انکار نہیں کرے گا اس وقت تک تم نے اس سے لڑائی جاری رکھنی ہے کیونکہ وہ مسئلہ ہی نہیں تھا۔ پھر جھوٹے دعویداران میں سے بعض اس وقت لڑائی کے دوران قتل نہیں ہوئے اور وہ بعد میں مسلمان بھی ہوئے۔ اگر ان کا قتل واجب ہو گیا تھا اور یہی ان مولویوں کے نزدیک فتویٰ بھی ہے کہ ایک دفعہ ارتداد اختیار کر لو پھر توبہ کر ہی نہیں سکتے۔ توبہ بھی کر لو گے تب بھی قتل کر دئے جاؤ گے کیونکہ یہ فیصلہ کرنا خدا کا کام ہے کہ توبہ سچے دل سے کی ہے یا نہیں۔

کتنا بڑا جھوٹ ہے۔ آنحضرت ﷺ پر پہلے افترا باندھا گیا پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ پر افترا باندھا گیا۔ ساری تاریخ اسلام کو جھٹلایا گیا اور مسخ کیا گیا صرف یہ ثابت کرنے کی خاطر کہ احمدی مرتد ہیں اور جو الزام لگایا گیا ہے وہ ویسے احمدیوں پر صادق ہی نہیں آتا یعنی اگر یہ سارا جہاد تھا ہی اس لئے کہ ختم نبوت کے کچھ لوگ منکر تھے تو احمدی تو ختم نبوت کے منکر نہیں۔ وہ جو جھوٹے دعویداران نبوت تھے وہ تو آنحضرتؐ کے شریک بنے ہوئے تھے۔ آپؐ کی شریعت کو مسخ کرنے کے لئے آئے تھے۔

ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں تھا جس نے کامل طور پر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی غلامی کا دعویٰ کیا ہو۔ یہ لوگ تو وہ ہیں جن کو تو پتہ ہی نہیں کہ عشق محمد مصطفیٰ ﷺ ہوتا کیا ہے۔ان کے آباؤ اجداد پشت در پشت شمار کرلیں اور ان کی نسلاً بعد نسلٍ پشتیں بھی شمار کرلیں تو سارے مل کر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے عشق میں وہ گیت نہیں گا سکتے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گا چکے ہیں۔ سارے مل کر آج بھی زور لگالیں وہ پیار وہ عشق وہ سچائی وہ گہرائی پیدا تو کر کے دکھلائیں اپنے کلام میں جو خالصۃً سچے عاشق کو نصیب ہوا کرتی ہے۔

اس لئے الزام نہ صرف جھوٹا بلکہ اتنا کریہہ افتراء ہے کہ اس کا کوئی دور کا تعلق بھی نہیں ہے جماعت احمدیہ کے ساتھ۔لیکن صاف پتا چلا کہ جب یہ حکومت کا ملاں اوپر آ کر کھلم کھلا ٹیلیویژن میں یہ اعلان کررہا ہے تو کچھ ایسے ارادے ہیں شرارت اور خباثت کے کہ اس تحریک کے دوسرے پہلو کو بھی جلد از جلد اپنے منطقی نقطہ عروج تک پہنچایا جائے۔

اللہ بہتر جانتا ہے کہ ان دشمنوں کے اپنے ذلیل اور اسلام دشمن ارادوں کو نافذ کرنے میں کس قدر کامیابی ہوگی۔ ارادوں میں تو کبھی کامیابی نہیں ہوسکتی ۔ یہ تو لکھے ہوئے نامراد اور ذلیل ارادے ہیں جن کو خدا کی تقدیر لازماً رد کردے گی اس لئے اس کی تو بحث ہی کوئی نہیں ہے۔ارادوں میں تو ناکام ہوں گے لیکن ان ارادوں کے نتیجہ میں جو سازشیں بنا رہے ہیں ان سازشوں پر عمل کرنے میں کس حد تک ان کو کامیابی حاصل ہوتی ہے یہ آئندہ کے حالات بتائیں گے۔لیکن ایک بات کے متعلق میں ابھی بتا دیتا ہوں کہ اس بات میں وہ ناکام ہو چکے ہیں۔ اگر ان کا یہ خیال ہے کہ احمدی خوف کے نتیجہ میں، ملاں کے ڈر سے اپنے خالصۃً للہ دین کو تبدیل کر دیں گے یعنی خدا کے مقابل پر ملاں کا خوف ان کے دل پر زیادہ غالب آجائے گا۔تو یہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ یہ لازماً ابھی سے ردشدہ اور نامراد لوگ ہیں۔ ناممکن ہے کہ اس ارادے میں ان کو کسی قسم کی بھی کامیابی نصیب ہو۔ جو چاہیں فیصلے کریں، جو چاہیں بدارادے رکھیں جس طرح چاہیں ان پر عمل درآمد کرائیں جماعت احمدیہ ملاں کے خوف کے سامنے سر جھکا کر اپنی گردن بچانے کے لئے تیار نہیں ہے۔کسی قیمت پہ تیار نہیں۔ اگر حد سے زیادہ سوچا جائے ، بھیانک سے بھیانک تصویر سوچی جائے تو یہ بن سکتی ہے کہ پاکستان میں 30 سے 40 لاکھ احمدیوں کا اپنے دین پر قائم رہنے کے نتیجہ میں، خدا تعالیٰ پر ایمان لانے کے

نتیجہ میں قتل عام ہو۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہوتو اس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ مٹ جائے گی؟ اس معاملہ میں بھی کلیۂ نامراد ہوں گے۔ پہلی بات میں بھی اگر کہا ہے اس کی طرف دوبارہ واپس آؤں گا۔ لیکن بفرض محال یہ کلیۂ سوفیصدی بھی اس میں کامیاب ہوجائیں تو ہرگز کسی قیمت پر بھی یہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتے کہ جماعت احمدیہ اس کے نتیجے میں مٹ جائے گی۔ ہر احمدی شہید کا جو ایک ایک قطرہ زمین پر گرے گا اس کے نتیجہ میں قومیں اسلام احمدیت میں داخل ہوں گی اور اس کثرت سے خدا تعالیٰ اس کا اجر عظیم عطا فرمائے گا۔ جیسا کہ قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ اس کا یہ ملاں تصور بھی نہیں کرسکتا ہے۔ پاکستان کو اگر عام رفتار کے مطابق ہزار سال کے بعد احمدی بننا ہو خدانخواستہ اگر یہی رفتار رہے اور یہ اپنے اس بد ارادے میں کامیاب ہوجائیں تو ہزار سال کے بجائے ہوسکتا ہے کہ پاکستان کے احمدی ہونے میں ایک سال بھی نہ لگے کیونکہ اگر یہ خوفناک ارادہ اگر واقعۃً عمل کا جامہ پہن لے تو یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ خدا کی تقدیر اس کے نتیجہ میں کتنی حیرت انگیز ردعمل دکھاتی ہے۔ ساری انسانی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ ایسے واقعات رائیگاں نہیں جایا کرتے۔ چند معصوموں کے قتلوں کا خون بھی قوموں کو ہضم نہیں ہوا کرتا۔ کجا یہ کہ خالصۃً خدا کے نام پر قائم ہونے والی جماعت کے ہر بڑے چھوٹے مرد اور عورت اور بچے کو صرف اس لئے شہید کر دیا جائے کہ وہ دین میں استقامت دکھا رہے ہیں۔ یہ تو ایسا واقعہ ہی نہیں ہے جو رونما ہو اور دنیا میں سب سے بڑا انقلاب برپا نہ کردے۔

شہادتوں کے نتیجہ میں دو قسم کے ردعمل خدا تعالیٰ کی ظاہر ہوا کرتے ہیں ایک ظالموں کو سزا دینے اور پکڑنے کا ردعمل اور ایک جس مقصد کے لئے بدارادہ رکھنے والے از راہ ظلم معصوموں کو شہید کرتے ہیں۔ اس مقصد کو کلیۂ دنیا کو ناکام کرکے دکھا دینا ہے۔ یہ دوسرا ردعمل ہوا کرتا ہے الٰہی تقدیر کا۔

چنانچہ قرآن کریم میں یہ دونوں وعدے موجود ہیں۔ سزا کا ایک طرف اور انعام کا دوسری طرف۔ ایک وعدہ یہ ہے کہ تم یہ ظلم کرو گے جس حد تک بھی کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں پکڑے گا اور تمہیں نہیں چھوڑے گا اور سزا پر سزا دیتا چلا جائے گا۔ تکرار کرے گا اپنی سزامیں اور دوسری طرف یہ انعام کا وعدہ کہ تم میں سے ایک شہید ہوگا تو خدا قومیں لا کے داخل کرے گا اور وہ پہلے سے زیادہ قوی ہوں گی قومیں ایمان میں۔ حالانکہ اگر مرتد کی سزا قتل کے نتیجہ میں قتل عام کیا گیا ہو تو جو احمدی ہوگا اس کو نسبتاً

ڈرپوک احمدی ہونا چاہئے کیونکہ وہ دیکھے گا کہ یہ تو بڑا جرم ہے کہ اس کی ایسی خطرناک سزا ملتی ہے یہ کلام الٰہی کی شان ہے کہ وعدہ یہ کر رہا ہے کہ جو اس ظلم کے بعد مسلمان ہوں گے، جو اللہ پر ایمان لانے والے ہوں گے ارتداد کے نتیجے میں یہاں قتل کا ذکر نہیں بلکہ ارتداد کا ذکر ہے جبراً تم کسی کو مرتد کر لو اس کے نتیجہ میں جو مسلمان ہوں گے وہ قوم در قوم ہوں گے اور پہلوؤں سے بڑھ کر زیادہ بہادر اور خدا کی راہ میں قربانیاں دینے والے ہوں گے۔

جہاں تک قوم کے مٹنے کا تعلق ہے قرآن کریم مقتولوں کو شہید کہہ رہا ہے، زندہ کہہ رہا ہے فرماتا ہے تم جن کو مار رہے ہو وہ زندہ ہو گئے ہیں اور تمہیں عقل نہیں ہے۔ اس زندہ کے لفظ میں بھی کامیابی اور کامرانی کی پیشگوئی ہے۔ پس جماعت احمدیہ جو خالصۃً اللہ پر ایمان لانے والی ہے جس کا دین خالص ہے جو خدا کی خاطر ہر قربانی پر تیار ہے اس کو تم ناکام نہیں کر سکتے جو چاہو کر لو۔ تمہاری عقل کی حد تمہارے دین کا منتہا تو صرف اتنا ہی ہے نا کہ بکرے سجا کر قربانی کے لئے پیش کر دو۔ **اگر تم نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ احمدیوں کی قربانی کرنی ہے۔ تو مائیں اپنے بچے سجا کر اس قربانی کے لئے خدا کے حضور پیش کریں گی، بیویاں اپنے خاوند سجا کر پیش کریں گی۔ بہنیں اپنے لعل اپنے ویر سجا کر پیش کریں گی۔ تمہاری قربانیوں کی کیا حیثیت ہے خدا کے نزدیک؟ یہ قربانی ہے جو خدا کو مقبول ہوا کرتی ہے لیکن اس کے علاوہ میں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ تم نامراد اور رسوا ہو گے جس طرح پہلے تم اپنی ہر کوشش کے پھل سے محروم کئے گئے ہو یہ ذلت اور رسوائی بھی تمہارے مقدر میں لکھی گئی ہے کہ اس کوشش کے پھل سے بھی محروم کئے جاؤ۔** کیونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کے شروع میں یہ وعدہ دیا ہے

فَلَمَّآ اَضَآءَتۡ مَا حَوۡلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوۡرِهِمۡ وَتَرَكَهُمۡ فِىۡ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبۡصِرُوۡنَ ۞

(البقرہ:۱۸) آگ بھڑکاتے ہیں دشمنیوں کی اور خباثتوں کی اور سمجھتے ہیں کہ شعلے بھڑک اٹھے ہیں اور اب ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے جب وہ سمجھیں گے کہ اب کامیابی ہمارا منہ چومنے لگی اور ہم کامیابی کو پا گئے ہیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ان کا نور لے جائے گا اور ان کے مقاصد میں نامراد کر دے گا۔ وہ اندھیروں میں بھٹکتا ہوا اپنے آپ کو پائیں گے اور کوئی سمجھ ہی نہیں آئے گی کہ ہم سے

ہوا کیا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا جہاں تک تعلق ہے اس کا تو یہ فیصلہ لکھا ہوا موجود ہے اس فیصلے کو تو آپ تبدیل نہیں کر سکتے ہیں جو چاہیں کر لیں۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کے عمومی ردعمل کا تعلق ہے یہ میں آپ کو اصولاً بتا دیتا ہوں جیسا کہ میں نے بتایا کہ **اللہ اپنے وفادار بندوں کے ساتھ بے وفائی نہیں کیا کرتا اور اللہ کے وفادار بندے بھی اپنے وفادار بندوں سے بے وفائی نہیں کیا کرتے۔ تم جو چاہو کرو جس ملک میں تمہارا زور چلتا ہے۔ خدا کی قسم ساری عالمگیر جماعت اپنے پیاروں سے وفا کر کے دکھائے گی اور جو کچھ قرآن کی تعلیم نے انہیں سکھایا ہے اسی طرح وہ اپنا انتقام لے گی۔** ایک ایک قطرہ کا انتقام لے گی لیکن اس اصول کے مطابق لے گی جو اصول قرآن کریم نے اس پر واضح کیا ہے اور جو خدا نے اسے سمجھایا ہے۔ مجھے کوئی ضرورت نہیں کہ میں اس کی تفصیل تمہیں بتاؤں لیکن یہ میں جانتا ہوں اور خدا نے قرآن کا فہم جتنا مجھے عطا کیا ہے ہمارے سامنے کھلا اور روشن لائحہ عمل موجود ہے اور ایسا عظیم الشان لائحہ عمل ہے کہ اس سے ٹکرا کر تم پاش پاش اور ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے لیکن کبھی تمہیں کامیابی نصیب نہیں ہوگی۔ اس لئے جہاں بھی احمدی مظلوم ہے ساری دنیا کے احمدی اس کے ساتھ ہیں، خدا کی تقدیر اس کے ساتھ ہے اس کو کیا خوف ہے اور تاریخ عالم اس کے ساتھ ہے۔ کسی قیمت پر بھی احمدیت کو نیست و نابود کرنے میں یہ ذلیل و رسوا دشمن کامیاب نہیں ہو سکتا۔

ان کو جلدی اور افراتفری صرف اس بات کی پڑی ہوئی ہے کہ باوجود اس کے کہ موجودہ سربراہ جس نے حکومت کو از راہ غصب قبضے میں لیا ہوا ہے یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے دن کہیں تھوڑے نہ رہ گئے ہوں حالانکہ اس کے آقاؤں نے وعدہ کیا ہے کہ 1990ء تک تمہیں ضرور رکھیں گے۔ اس کے خداؤں نے یقین دلایا ہے اس کو کہ ابھی تمہارے چند سال باقی ہیں لیکن اس بدنصیب کو اپنے خداؤں پر یقین ہو یا نہ ہو ان مولویوں کو اس کے خداؤں پر بھی یقین نہیں، اس پر بھی یقین نہیں۔ اس لئے یہ چاہتے ہیں کہ جس حد تک بھی ممکن ہو اس ظالم شخص کے دور کے اندر اَور ہم جو کچھ کر سکتے ہیں ہم کر گزریں۔ اس لئے ان کو جلدی ہے۔ ان کو جلدی اس لئے ہے کہ دنیا کے خداؤں کا زمانہ محدود ہوا کرتا ہے۔ ان کی طاقت کا عرصہ، ان کی طاقت کا دائرہ بھی محدود ہوا کرتا ہے لیکن احمدیوں کو کوئی جلدی نہیں۔

دنیا میں تمہارے خدا کی طاقت کا دائرہ لازماً محدود ہے اس لئے تم بے شک جلدی کرو اور اس محدود دائرے میں جو کچھ کر سکتے ہو کر گزرو۔ تمہارے خدا کی کرسی کے دو پاؤں ایک ملک ہیں اور دو پاؤں بعض اسلام دشمن طاقتوں کے بیرونی ملکوں میں ہیں۔ لیکن ہمارے خدا کی کرسی تو زمین و آسمان پر محیط ہے وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اس کی کرسی کے پائے ساری کائنات پر وسیع ہیں۔ تمہیں جلدی اس لئے ہے کہ اس کا وقت تھوڑا ہوگا کیونکہ دنیاوی خداؤں کی کرسیاں زیادہ دیر ان کے قبضہ میں نہیں رہا کرتیں۔ لیکن ہمیں کوئی جلدی نہیں کیونکہ ہمارے خدا کی کرسی ہمیشہ ہمیش کے لئے اس کے قبضہ میں ہے اور کوئی دنیا کی طاقت اس کرسی سے اس کو ہٹا نہیں سکتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ (البقرہ:۲۵۶) وہ نہ صرف یہ کہ اپنی کرسی کی حفاظت کرنا جانتا ہے بلکہ وہ حفاظت اس کو کبھی بھی نہیں تھکاتی۔ ایک لمحہ کے لئے بھی وہ اس حفاظت کے تقاضوں سے غافل نہیں رہتا۔ پس کہاں تمہارا خدا جس کا دائرہ اثر محدود اور جس کا زمانہ بھی محدود آج نہیں تو کل اس کی کرسی نے بہر حال جانا ہی جانا ہے۔ اس لئے جو افراتفری کے نمونے دکھاتے ہو، جو جلدی کرتے ہو کرتے چلے جاؤ۔ **جماعت احمدیہ نے بہر حال جیتنا ہے آخر کار لازماً جیتنا ہے کیونکہ ہمارا خدا جیتنے والا خدا ہے ہمیں کوئی جلدی نہیں کیونکہ اس کی کرسی ساری دنیا پر ہی نہیں کل عالم پر، کل کائنات پر محیط ہے۔** اور ہمیں اس لئے جلدی کوئی نہیں کہ اس خدا کا وقت ہمیشہ ہمیش کے لئے ہے وہ ابدالاباد ہے اور ابدالآباد تک رہے گا پس ہم جس ابدی طاقت سے وابستہ ہیں ہم جانتے ہیں کہ ہمارے انتقام ہمارے بعد بھی وہ لیتا رہے گا۔ ضروری نہیں کہ ہر انتقام وہ ہماری زندگی میں خدا تعالیٰ لے۔ دیکھو ایک عبداللطیف کو افغانستان میں تم نے شہید کیا تھا آج تک وہ بدنصیب قوم اپنے دکھوں کے ذریعہ اس شہادت کی قیمت ادا کرتی چلی جارہی ہے۔ تم کیسے سوچ سکتے ہو کیسے وہم کر سکتے ہو، کہ 30 لاکھ احمدی مسلمانوں کو جو حقیقی اور سچے مسلمان ہیں جو سچے عاشق رسول ﷺ ہیں جو سچے عاشق قرآن ہیں، ان کا قتل و غارت کرو گے اور تم سے حساب نہیں لیا جائے گا۔ اس دنیا سے نکل جاؤ اور اس دنیا میں تم سے حساب لیا جائے گا لیکن میں تمہیں بتاتا ہوں کہ دونوں جگہ لیا جائے گا۔ یہاں بھی لیا جائے گا اور وہاں بھی لیا جائے گا اور بالآخر لازماً مومنوں کے سینے ٹھنڈے ہوں گے اور ہمیشہ ٹھنڈے رہیں گے۔

تمہارے دل میں جو آگ جل رہی ہے یہ جلتی رہے گی۔ تم تو بار بار آگ جلانے کی ہر کوشش کرتے ہو اور قرآن کریم کی یہ آیت بار بار تم پر ثابت ہوتی چلی جارہی ہے اور تم اقرار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہو کہ اس آگ کے نتیجہ میں ہم جو یہ سمجھتے تھے کہ دشمن جل جائے گا۔ یعنی وہ جس کو دشمن سمجھ رہے ہیں اور ہمیں تسکین نصیب ہوگی وہ نہیں ہوسکی۔ جتنی کوششیں اب تک یہ جماعت احمدیہ کے متعلق کر چکے ہیں ہر کوشش کے بعد یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ وہ بات نہیں بنی، وہ نتیجہ پیدا نہیں ہوا اور پھر ایک اور آگ لگ جاتی ہے دوبارہ کہ اب ہم ماریں گے۔ اب ہمیں چین آجائے گا اس سے زیادہ بڑھتے ہیں پھر وہ مارنے کی کوشش کرتے ہیں پھر بدنصیب رہتے ہیں اور چین نصیب نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ اللہ ان کا نور لے جاتا ہے وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ اور ان کو ایسے اندھیروں میں چھوڑ دیتا ہے کہ ان کو کچھ سمجھ نہیں آتی کہ ہم سے ہوئی کیا؟ بظاہر ہم غالب آگئے تھے، بظاہر ہم کامیاب ہو گئے تھے مگر ہمیں تسکین نہیں ملی اور ہمارا دشمن جل کر خاکستر نہیں ہوسکا۔ یہ جو بار بار کی آگ لگتی ہے ان کے دل میں اور بار بار اس کو بجھا کر اپنے دل کو تسکین چاہتے ہیں، ان کے مقدر میں یہ کبھی نہیں ہے۔

اس مسئلہ پر غور کرتے ہوئے قرآن کریم کی ایک اور آیت کا مفہوم بھی مجھے سمجھ آگیا اور وہ وہی آیت ہے جس کی میں نے تلاوت کی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ جو قرآن کریم میں بیان فرمایا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ اتنا سخت فیصلہ کیوں فرمایا؟ انسان کسی کو آگ میں ڈالتا ہے جلاتا ہے اس لئے کہ وہ سزاوار ہے اور اگر اس جلن اور تپش کے نتیجہ میں رفتہ رفتہ اس کے اندر دفاعی طاقت پیدا ہو جائے یا دکھ کم محسوس کرنے لگے تو دوبارہ ان زخموں کو چھیلا تو نہیں کرتا۔ یہ کوشش تو نہیں کرتا کہ پھر اس کی جلد کچی کروں اور پھر اس کو سزا ہو یہ تو بہت ہی سخت انتقامی کاروائی ہے اور اللہ تعالیٰ منصف کامل ہے اور اللہ تعالیٰ تو خود عدل ہے۔ اس لئے کیسے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں خود اس قدر سخت یعنی اس قسم کی کارروائی کی وعید دے رہا ہے، یہ مضمون میں سوچا کرتا تھا۔ اب مجھے سمجھ آئی کہ جس قسم کے لوگوں کے لئے وعید ہے ان کے لئے یہی عدل کا تقاضا ہے کہ وہ خدا کے بندوں کو ایک دکھ دیتے ہیں اور اس دکھ کے نتیجہ میں جب وہ بندے اس دکھ کے عادی بن جاتے ہیں تو ان کے اندر ایک اور آگ بھڑک اٹھتی ہے جس طرح بندر اپنے زخم کھرچتا

رہتا ہے اور کبھی مندمل نہیں ہوتے۔ان کے انتقام کا جذبہ مندمل ہی نہیں ہوتا ہے اور یہ پھر اپنے انتقام کے زخم کھر چتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں دوبارہ پھر ایسی سزا دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ دوبارہ مومن کو تکلیف ہو ان کی ساری زندگیاں تعذیب کیلئے وقف ہیں۔آنحضرت ﷺ رحمۃً للعالمین تھے۔ ایسے لوگ وہ ہیں جو زحمۃً للعالمین ہوتے ہیں جن کو لطف ہی عذاب دینے میں آتا ہے۔اس کے سوا لطف ہی نہیں آتا اور ہر عذاب کے بعد دوسرے عذاب کی سوچتے ہیں۔اگر خدا واقعۃً عدل ہے اور وہ مجرم کو اس کے کیفر کردار تک پہنچاتا ہے اور اسی طریق پر اس سے سلوک کرتا ہے جس طرح وہ خدا کے معصوم بندوں سے سلوک کرتا رہا تو ان کے لئے اس کے سوا کوئی نقشہ بنتا ہی نہیں کہ اس دنیا میں تم میرے پیاروں سے یہ سلوک کیا کرتے تھے۔اب حق ہے میرے پیاروں کا مجھ پر کہ میں تم سے وہ سلوک کروں۔پس کوئی ناانصافی نہیں کلام الٰہی میں۔یہ ان لوگوں کی سزا ہے صرف جو خدا کے بندوں کو دکھ دینے میں اعادہ کرتے چلے جاتے ہیں اور خصوصیت سے ان کی سزا کا ذکر ہے۔تو تم اس دنیا میں بھی ہارے ہوئے ہو اور اس دنیا میں بھی ہارے ہوئے ہو اور **خدا کی قسم ہم اس دنیا میں بھی کامیاب ہیں اور بفضلہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی کامیاب ہوں گے۔**